عورت مخصوص دنوں میں سورہ اخلاص پڑھ سکتی ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں عاشورہ کے دن، سورہ اخلاص پڑھنے کی بہت فضیلت ہوتی ہے، تو کیا اسلامی بہن شرعی عذر کی حالت میں سورہ اخلاص پڑھ سکتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلامی بہنیں شرعی عذر کی حالت میں عاشورہ کے دن سورہ اخلاص ہرگز نہیں پڑھ سکتیں، کیونکہ حکم شرعی یہ ہے کہ عورتوں کو اپنے مخصوص ایام میں کسی فضیلت اور مقصد کے حصول کیلئے بطور وظیفہ کے قرآنی آیات پڑھنا بھی شرعاً جائز نہیں، اگرچہ وہ وظیفہ ان آیات کا ہو جو دعا وثناء پر مشتمل ہو۔ ہاں اگر کبھی کوئی سورہ اخلاص کو محض ثنا کی نیت سے پڑھنا چاہے، تو چونکہ سورہ اخلاص رب تعالی کی حمد وثنا پر مشتمل ہے، لہذا اسے شرعی عذر کی حالت میں ثنا کی نیت سے پڑھنے کی اجازت ہوگی، مگر اس کے شروع سے لفظ "قُل" کو ہٹا کر پڑھنا ہوگا، کیونکہ دعا وثناء پر مشتمل وہ قرآنی آیات جو لفظ "قُل" سے شروع ہوتی ہیں، انہیں دعا وثناء کے ارادے سے پڑھتے وقت لفظ "قُل" کے ساتھ نہیں پڑھا جا سکتا کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہو جائے گا۔

وہ آیات جو ذکر وثنا پر مشتمل ہوں، انہیں بغرض عمل یا کسی مقصد کے حصول کیلئے حیض ونفاس کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں، کہ یہ نیت، نیت دعا وثنا نہیں، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت نے اس کے متعلق تفصیلی کلام کرتے ہوئے، فتاوی رضویہ میں ارشاد فرمایا: "عمل میں تین نیتیں ہوتی ہیں: (1) یا تو دعا جیسے حزب البحر، حرز یمانی (2) یا اللہ عزوجل کے نام وکلام سے کسی مطلب خاص میں استعانت جیسے عمل سورہ یٰس وسورہ مزمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (3) یا اعداد معینہ خواہ ایام مقدرہ تک اس غرض سے اس کی تکرار کہ عمل میں آجائے حاکم ہو جائے اُس کے موکلات تابع ہو جائیں اس تیسری نیت والے تو بحال جنابت کیا معنیٰ، بے وضو پڑھنا بھی روا نہیں رکھتے، اور اگر بالفرض کوئی جرأت کرے بھی تو

اس نیت سے وہ آیت وسورت بھی جائز نہیں ہوسکتی، جس میں صرف معنی دعاوثنا ہی ہے کہ اولاً یہ نیت، نیتِ دعاوثنا نہیں، ثانیاً اس میں خود آیت وسورت ہی کی تکرار مقصود ہوتی ہے کہ اس کے خدام مطیع ہوں، تو نیت قرآ نیت اُس میں لازم ہے۔ رہیں پہلی دو نیتیں جب وہ آیات معنی دعا سے خالی ہیں، تو نیت اولٰی ناممکن اور نیت ثانیہ عین نیت قرآن ہے، اور بقصد قرآن اُسے ایک حرف روا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ1115، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ ہی میں ارشاد فرمایا: "اقول یہاں ایک اور نکتہ ہے (وہ یہ ہے کہ) بعض آیتیں یا سورتیں ایسی ہی دعاوثنا ہیں کہ بندہ ان کی انشا کرسکتا ہے بلکہ بندہ کو اسی لئے تعلیم فرمائی گئی ہیں مگر اُن کے آغاز میں لفظ قل ہے جیسے تینوں قل اور کریمہ قل اللّٰھم مٰلک الملک۔ ان میں سے یہ لفظ (قل) چھوڑ کر پڑھے کہ اگر اس سے امر الٰہی مراد لیتا ہے تو وہ عین قرآت ہے اور اگر یہ تاویل کرے کہ خود اپنے نفس کی طرف خطاب کرکے کہتا ہے قل اس طرح کہہ، یوں ثنا ودعا کر۔ تو یہ امر بدعاوثنا ہوا نہ دعاوثنا اور شرع سے اجازت اس کی ثابت ہوئی ہے، نہ اُس کی۔" (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ 1113،1114، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "یوہیں تینوں قل بلالفظ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے، نیت کو کچھ دخل نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ 326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-494

تاریخ اجراء: 23 محرم الحرام 1445ھ/30 جولائی 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net